×

99645 _ بیوی نے خاوند پر چهری اٹھائی اور اسے دھمکی دی کہ وہ طلاق دے تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی

سوال

ایك بار میرا بیوی كیے ساتھ جهگڑا ہوا تو بیوی نیے چهری اٹھائی اور مجهیے دھمكی دی تا كہ میں طلاق دوں تو میں نیے اسیے كہا " تجهیے طلاق " لیكن میری نیت میں طلاق نہیں تهی كیا اس سیے طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

اگر آپ کو خدشہ ہوا کہ بیوی اپنی دھمکی پر عمل کر بیٹھےگی اور آپ کو چھری مار دیگی تو آپ مجبور اور مکرہ کے حکم میں ہیں اس لیے طلاق واقع نہیں ہوگی.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحابہ کرام کا فتوی ہے کہ مکرہ شخص یعنی مجبور کردہ شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ ایك شخص نے پہاڑ سے شہد نكالنے كے لیے رسی لٹكائی، تو اس كی بیوی آ كر كہنے لگی: مجھے طلاق دو وگرنہ میں رسی كاٹ رہی ہوں، اس شخص نے اسے اللہ كا واسطہ دیا، لیكن بیوی نے ماننے سے انكار كر دیا، چنانچہ وہ شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ كے پاس آیا اور یہ واقعہ ذكر كیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" جاؤ اپنی بیوی کے پاس واپس چلے جاؤ، کیونکہ یہ طلاق نہیں سے "

اور پھر علی اور ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی عدم وقوع بیان کیا گیا سے " انتہی

ديكهيں: زاد المعاد (5 / 208).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

امام احمد رحمہ اللہ کا ابی الحارث کی روایت میں قول سے:

×

جب مکرہ یعنی مجبور کر دیا گیا شخص طلاق دے تو اس پر طلاق لازم نہیں کی جائیگی، جب اس کے ساتھ کیا جائے جیسا کہ ثابت بن احنف کے ساتھ کیا گیا تھا تو وہ مکرہ کہلائیگا، کیونکہ ثابت کی ٹانگوں کو اتنا دبایا گیا کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی تو وہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو دونوں نے اسے کچھ شمار نہ کیا.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان بھی اسی طرح سے:

مگر وه جس كو مجبور كر ديا گيا ہو ليكن اس كا دل ايمان پر مطمئن ہو النحل (106).

اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے " انتہی

ديكهيں: اعلام الموقعين (4 / 51) كچھ كمى و بيشى كيے ساتھ.

اور " الاختيارات " ميں شيخ الاسلام كا كہنا ہے:

" مکرہ یعنی مجبور کر دیے گئے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، جبر یا تو دھمکی سے ہوگا یا پھر غالب گمان ہو کہ وہ اس کی جان یا اس کے مال کو نقصان دےگا.

اور ایك دوسری جگہ کہتے ہیں:

اس کے گمان پر غالب ہونا کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل کریگا یہ کوئی اچھا، بلکہ صحیح یہ ہیے کہ اگر دونوں طرف برابر ہوں تو بھی جبر اور اکراہ ہوگا " انتہی

ديكهير: الفتاوى الكبرى (5 / 568).

ہم نے جو یہاں بیان کیا ہے وہ مسئلہ کیے کا حکم اور اس کا ضابطہ بیان کرنے کے لیے ہے، رہا آپ کے معاملہ کے متعلمہ کے متعلم کی تفصیل معلوم کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ آپ دونوں شرعی عدالت یا پھر اپنے ملك میں کسی ثقہ عالم دین سے رجوع کریں، تا کہ اکراہ و جبر کا ہونا یا نہ ہونا ثابت کیا جا سکے۔

واللم اعلم.